افضلیتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کا منکر اہلِ سنت سے خارج ہے
تحریر
استاذ العلماء ابوالحسن مفتی پیر محمد اسلم نقشبندی قادری
بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ رضویہ۔ ساؤتھ فیلڈ لین بریڈ فورڈ۔ ۵
ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ سلطانیہ حافظ ٹاؤن۔ جی ٹی روڈ، جہلم

افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کا منکر اہلِ سنت سے خارج ہے

تحریر

استاذ العلماء ابوالحسن مفتی پیر محمد اسلم نقشبندی قادری

بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ رضویہ۔ ساؤتھ فیلڈ لین بریڈ فورڈ۔ ۵

ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ سلطانیہ حافظ ٹاؤن۔ جی ٹی روڈ، جہلم

نام کتاب : افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر اہلِ سنت سے خارج ہے

مصنف : ابوالحسن علامہ مفتی پیر محمد اسلم نقشبندی قادری

تعداد : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : جمادی الاوّل ۱۴۲۹ھ
مئی 2008ء

قیمت : 200 روپے

ملنے کا پتہ

یو۔کے : جامعہ اسلامیہ رضویہ ساؤتھ فیلڈ لین بریڈفورڈ۔5

پاکستان : جامعہ اسلامیہ سلطانیہ حافظ ٹاؤن جی ٹی روڈ جہلم

الفہرس

علامہ علاؤالدین علا المتقی روایت کرتے ہیں: فلما قبض ابوبکر قال رجل الی عمر بن الخطاب فقال یا امیر المؤمنین من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر الصدیق فمن قال غیرہ فعلیہ ماعلی المفتری (کنز العمال)۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا ایک آدمی کھڑا ہوگیا اُس نے حضرت فاروق اعظم سے سوال کیا اے امیر المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون سب سے افضل ہے آپ نے جواب میں فرمایا ابوبکر صدیق اور جو ان کے علاوہ کسی اور کو فضیلت دے اس کو مفتری کی حد (۸۰ کوڑے) مارے جائیں۔

افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اُمت کا اجماع

امام جلال الدین السیوطی الشافعی رضی اللہ تعالیٰ متوفی ۹۱۱ھ نے تاریخ الخلفاء میں فصل باندھی ہے: فصل فی انہ (ابابکر) افضل الصحابۃ و خیرھم۔

فصل کے عنوان میں امام موصوف نے واضح فرمادیا کہ افضل [1] اور خیر الفاظ مترادفہ ہیں۔ان کا معنی ہے کثرت ثواب اعمال الخیر واعلیٰ مرتبۃ عنداللہ۔لہذا دونوں کا مصداق انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد ایک ہی ہے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔امام اجل فرماتے ہیں:

اجمع اھل السنۃ ان افضل الناس بعد رسول اللہ ﷺ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم سائر العشرۃ ثم باقی اھل بدر ثم

---

[1] اس سے وہ لوگ اپنی غلط فہمی دور کریں جو کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق افضل نہیں بلکہ خیر ہیں اور حضرت علی افضل ہیں

باقی اهل احد ثم باقی اهل البیعة ثم باقی الصحابة هکذا حکی الاجماع علیه ابومنصور البغدادی تاریخ الخلفاء. (مطبوعہ مصر)

اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے اِس پر کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق، پھر عثمان ذی النورین پھر علی المرتضٰی پھر باقی عشرہ مبشرہ پھر باقی اہل بدر، پھر باقی اہل احد پھر باقی اہل بیعت الرضوان تحت الشجرۃ پھر باقی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۳ھ ارقام فرماتے ہیں: نقل البیهقی فی الاعتقاد لسبنده عن ابی ثور عن الشافعی انه قال اجمع الصحابة و اتباعهم علی افضلیت ابی بکر ثم عمر، ثم عثمان، ثم علی[1] امام بیہقی نے الاعتقاد میں امام شافعی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اس پر امت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرام اور ان کے متبعین کا کہ تمام صحابہ میں سے ابوبکر افضل پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

امام ابن حجر قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ ارقام فرماتے ہیں: وقد وقع الاجماع بآخره بین اهل السنة ان مرتبتهم فی الفضل کترتیبهم فی الخلافة رضی الله عنهم [2] تحقیق آخر کار اہل سنت و جماعت کے درمیان اتفاق ہوگیا کہ جس ترتیب سے خلافت ہے اُسی ترتیب سے مراتب ہیں فضیلت میں۔

امام علامہ مسعود بن عمر بن عبداللہ الشہیر لسعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۲ھ یوں ارقام فرماتے ہیں: الافضلیت عندنا بترتیب الخلافة مع تردد بین عثمان وعلی رضی الله عنهما۔ [3] وفی مقام آخر ایضا فقال اهل

---

[1] فتح الباری شرح بخاری [2] ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۸ [3] شرح مقاصد جلد ۳ الفقہ الاکبر

اجماع امت سے پیش کئے ہیں جن میں لفظ افضل، تفضیل، خیر سید، بطور نص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر بولے گئے ہیں۔ افضل وخیر میں نسبت تساوی کی ہے لیلۃ القدر میں فرمایا خیر من الف شهر (افضل الف شہر) اور مصداق دونوں کا حضرت ابوبکر صدیق کی ذات ہے۔ لہذا ان دلائل سے واضح ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کی افضلیت اور خیریت میں شک وشبہ اور تاویل وتوجیہ کی بالکل گنجائش نہیں اور اہل سنت وجماعت کا مذہب اور عقیدہ بے غبار ہے اور جو اس عقیدہ سے منحرف ہے وہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے۔

افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر اجماع کی تحقیق:

ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ اکابرین امت نے اس کی تصریح کی ہے کہ جس ترتیب سے خلافت ہے اسی ترتیب سے عنداللہ مراتب ہیں۔

اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ شیخین کی ترتیب، تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں ان کی آپس میں ترتیب، دوسری ان کے مجموعہ کی باقی دو (ختنین) کے ساتھ ترتیب یہ دونوں صورتیں ایسی ہیں کہ پوری امت متفق ہے کہ حضرت صدیق اکبر حضرت فاروق اعظم سے افضل ہیں اور اس میں بھی پوری امت متفق ہے کہ شیخین (حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق) ختنین (حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی المرتضٰی) سے افضل ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی یوں ارقام فرماتے ہیں: وبیہقی در کتاب الاعتقاد میگوید کہ ابوثور از شافعی روایت میکند کہ ہیچ یکے از صحابہ وتابعین در تفضیل ابوبکر وعمر وتقدیم ایشاں اختلافی نکردہ واختلافی اگر ہست در علی وعثمان است۔

وبالجملہ قرار داد مشائخ اہلسنت بران است کہ در تقدیم ابوبکر وعمر بر سائر صحابہ دررعایت ترتیب میان ایشان اختلافے نیست۔ [1] امام بیہقی کتاب الاعتقاد میں فرماتے ہیں ابوثور امام شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرم اور تابعین میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کی افضلیت واقدمیت میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ ہاں اگر اختلاف ہے تو حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم اجمعین کے درمیان ہے۔ شیخ صاحب بالجملہ سے خود خلاصہ ذکر فرماتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ مشائخ اہلسنت کا اتفاق ہے کہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق تمام صحابہ سے افضل ہیں اور ان کی ترتیب خلافت کی رعایت میں کوئی اختلاف نہیں یعنی جس طرح ترتیب خلافت میں سب سے پہلے ابوبکر صدیق ہیں یوں ہی مراتب میں دوسری صورت کہ ختنین (حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضٰی) کی خلافت کی ترتیب ہے ان کے مراتب بھی اسی ترتیب پر ہیں۔ اس میں صحابہ وتابعین کا اجماع ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف ترمذی شریف، کے علاوہ دیگر کتب سے احادیث نقل کی جاچکی ہیں۔

جن کا خلاصہ یہی ہے کہ صحابہ فرماتے ہیں ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر افضل وخیر الناس ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر خاموش رہتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سن کر خاموش رہتے تھے اور حضرت علی المرتضٰی کا اپنا ارشاد خیر الناس فی ھذہ الامتہ ابوبکر وعمر وعثمان ذوالنورین ثم انا النبراس اس امت میں سب سے افضل ابوبکر پھر عمر پھر عثمان ذوالنورین پھر میں (علی المرتضٰی) رواہ الحافظ ابوسعید۔ امام ابن حجر قسطلانی

---

[1] تکمیل الایمان مطبع لکھنؤ

بھی یہی ہے کیونکہ وہ اہل سنت سے خارج تو نہیں۔

ایک اور مغالطہ ابوبکر خیر من علی وعلی افضل من ابی بکر۔
جو لوگ افضلیت کا زہر گھولتے ہیں اور اہل سنت میں رافضیت کا بیج بوتے ہیں وہ یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں بعض اکابر امت یوں کہا کرتے تھے حضرت ابوبکر حضرت علی المرتضیٰ سے خیر ہیں اور حضرت علی حضرت ابوبکر سے افضل ہیں۔لہذا یہ عقیدہ اہل سنت کا ہے کہ حضرت علی حضرت ابوبکر صدیق سے افضل ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں اس کو ذکر فرمایا: ماحكاه الخطابي عن بعض مشائخه انه كان يقول ابوبكر خير وعلى افضل لكن قال بعضهم ان هذا تهافت من القول اى انه لامعنى للخيرية الا الافضلية

خطابی نے اپنے بعض مشائخ سے حکایت کی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے ابوبکر خیر ہیں اور حضرت علی افضل ہیں۔لیکن بعض اکابر نے فرمایا اس قول کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ خیر اور افضل دونوں الفاظ مترادفہ ہیں۔ایک ہی معنی ہے۔(وہ معنی اس باب میں کثرت ثواب ہے۔مؤلف) جو بیان کیا جاچکا ہے۔لہذا یہ تفریق درست نہیں۔

ثانیاً یہ کہ افضلیت ابوبکر صدیق پر قرآن سے لیکر احادیث صحیحہ صریحہ دال ہیں اور پھر امت کا اجماع منعقد ہے تو وہاں خطابی کی اس حکایت کا کیا اعتبار ہے۔اور اجماع وہ قوی دلیل ہے کہ اگر حدیث صحیح معارض آجائے تو درجہ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے تو پھر ابن عبدالبر کی روایت شاذہ اور خطابی کی حکایت کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔

امام ابن حجر مکی خطابی کی روایت کی تفصیل یوں فرماتے ہیں: فان اريد ان

افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر اہل سنت و جماعت سے خارج ہے:

اس مدعا پر دلیل سے پہلے ایک تمہید ذکر کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ حدیث مبارکہ میں ہے عن عبداللہ بن عمر وقال قال رسول الله ﷺ لیا تین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منهم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة وستفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلهم فی النار الاملة واحدة قالو امن هی یارسول الله ﷺ قال ما انا علیه واصحابی رواه الترمذی وفی احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان و سبعون فی النارو واحدة فی الجنة وهی الجماعة وانه سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلک الاهواء کما یتجاری الکلب بصاحبه لا یبقی منه عرق و لا مفصل الادخله [1]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا جس طرح بنی اسرائیل پر آیا تھا اس طرح مطابقت ہوگی جسطرح نعل کی نعل (جوتے کی جوتے) سے مطابقت ہوتی ہے حتی کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کو علانیہ آیا تو میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو یہ فعل کریں گے۔ اور بیشک بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی تمام ناری (دوزخی) ہوں گے مگر ایک فرقہ ناجی اور جنتی ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا وہ

---

[1] مشکوۃ شریف

میں پھینکا جائے گا۔

قارئین ان احادیث مبارکہ کا خلاصہ یہ ھے کہ حضور ﷺ کی امت میں ۷۳ فرقے ہو جائیں گے۔ یہ فرقے اصول (اعتقاد) کے لحاظ سے ہیں نہ کہ فروع (فقہ) کے لحاظ سے اور ان میں صرف ایک گروہ ناجی اور جنتی اور حق پر ہوگا باقی ۷۲ فرقے گمراہ ناری اور باطل ہوں گے۔

اور پھر حضور ﷺ نے فرمایا جنتی برحق گروہ وہ ہے جو ان عقائد پر ہوگا جو میرے صحابہ کے عقائد ہیں۔ اور ایک تعبیر میں اُس ناجی جنتی اور حق گروہ کو جماعت سے تعبیر فرمایا۔ پھر سواد اعظم سے تعبیر فرمایا اور وہ حق گروہ وہی ہے جسے اھل سنت و جماعت کہا جاتا ہے خارج اور واقع میں یہی گروہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، نقشبندی قادری، چشتی، سہروردی کے نام سے پایا جاتا ہے۔

اس پر ایک اور واضح حدیث ذکر کرتے ہیں جو اھل سنت و جماعت میں نص ہے امام ابوالفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی متوفی ۵۴۸ھ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں وا خبر النبی ﷺ ستفترق امتی علی ثلاثٍ و سبعین فرقة الناجیة منها واحدة والباقون هلكى قيل من الناجية ؟ قال اهل السنة والجماعة قيل وما السنة والجماعة قال ماانا عليه اليوم واصحابی [1] نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک ان میں ناجی (نجات پانے والا) ہوگا اور باقی ۷۲ ہلاک ہونے والے ہیں عرض کیا گیا وہ ناجی فرقہ کونسا ہے؟ فرمایا وہ اھل سنت و جماعت ہیں

---

[1] الملل والنحل

عرض کیا گیا اھل سنت و جماعت کون ہیں فرمایا جو اس عقیدہ پر ہوں گے جس عقیدہ پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں .قارئین اس حدیث نے اھل سنت و جماعت کی حقانیت اور ناجی ہونے پر نص کردی ہے اور یہ حدیث اھل سنت و جماعت کے نام پر مشتمل ہے۔اس میں کسی قسم کی تاویل وتوجیہ کی گنجائش نہیں.

اس حدیث میں تصریح ہے کہ معیار حقانیت صحابہ کرام ہیں باب العقائد میں انہی کے عقائد کا اعتبار ہے ۔لہذا زیر بحث مسئلہ افضلیت بعد الانبیاء میں بھی وہی عقیدہ معتبر ہوگا جو صحابہ کرام کا تھا۔اور وہی عقیدہ اھل سنت کا ہوگا بلکہ اھل سنت وہی ھوگا جو صحابہ کرام کے عقیدہ پر ہوگا اب دیکھئے صحابہ کرام کا اس مسئلہ میں کیا عقیدہ تھا.

ہم پہلے متعدد احادیث پیش کر چکے ہیں تو اب بھی چند ایک احادیث پیش خدمت ہیں .عن عمرو بن العاص ان النبی ﷺ بعثه علی حبیش ذات السلاسل قال فاتیته فقلت ای الناس احب الیک قال عائشة قلت من الرجال قال ابوھا قلت ثم من قال عمر فعدّ رجالا فسکت فخافة ان یجعلنی فی اخرھم. [1] حضرت عمرو بن عاص کہتے ہیں نبی ﷺ نے ان کو ذات سلاسل کے لشکر پر بھیجا کہا انہوں نے ،میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا لوگوں میں سب سے زیادہ آپکو کون محبوب ہے فرمایا عائشۃ الصدیقہ میں نے عرض کیا مردوں میں سے فرمایا ان کے باپ (ابوبکر صدیق) میں نے عرض کیا پھر کون فرمایا عمر فاروق.تو چند مرد آپ ﷺ نے شمار فرمائے تو میں خاموش ھوگیا اس خوف سے کہ کہیں مجھے ان کے آخر میں شمار فرمادیں گے۔

---

[1] متفق علیہ مشکوۃ المصابیح

قارئین یہ حدیث بخاری ومسلم نے روایت کی جو ایسی حدیث کا منکر ہو۔ ابن حجر قسطلانی امام بدرالدین عینی اور حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں وہ ملحد بے دین ہے یہ حدیث نص ہے اس بات میں کہ تمام لوگوں میں سے زیادہ محبوب رسول ﷺ کے نزدیک ابوبکر صدیق ہیں جو سب سے زیادہ ان کے نزدیک محبوب ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے کیونکہ محبوب کا محبوب ہوتا ہے اور جو احب الناس ہو وہ افضل الناس ہوتا ہے۔ لہذا اس حدیث سے افضلیت ابوبکر صدیق دلالۃ النص کے مرتبہ میں ثابت ہے۔

اب صحابہ کرام کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔

عن ابن عمر قال کنا نقول خیر الناس بعد النبی ﷺ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ولا ینکر ذالک علینا ۔[1] عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں ہم کہا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ابوبکر پھر عمر فاروق پھر عثمان ذولنورین اور حضور ﷺ اسکا ہم پر انکار نہیں فرمایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر۲: عن محمد بن الحنفیہ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی ﷺ قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر و خشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا رجل من المسلمین [2] حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا انہوں نے میں نے اپنے والد گرامی (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم) سے عرض کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل کون ہے فرمایا ابوبکر میں نے عرض کیا پھر کون فرمایا عمر اور مجھے خوف دامن

---

[1] رواہ البخاری [2] رواہ البخاری

ے اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

لہذا اہل سنت کے ہاتھ میں دونوں کا دامن ہے یہ صحابہ اور اہل بیت دونوں کے سپاہی اور محبت کرنے والے ہیں۔ آپ نے غور فرمایا دو باطل فرقے معرض وجود میں صحابہ کرام اور اہل بیت کی نسبت آئے۔

باطل فرقہ رافضی پر ایک نظر اور افضلیت ابوبکر صدیق کا منکر رافضی کس طرح ہے۔

قارئین رافضی، شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اولاً خلافت کا حق حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا تھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت حق نہ تھی۔ اب ان کو جب دلیل پیش کی جاتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ اگر خلافت حق نہ ہوتی تو امت کا اجماع کیسے منعقد ہوتا لہذا یہ اجماع اور اتفاق دلیل ہے اس امر کی کہ خلافت آپ کی برحق ہے امام علامہ عبدالعزیز پرھاروی یوں ارقام فرماتے ہیں: ان اجماع الامة على الباطل ممنوع ولاسيما الصحابة الذين هم افضل البشر بعد الانبياء واجاب الروافض بانهم ارتدوا بعد موت النبی ﷺ الاار بعة نفر ابوذر وسلمان والمقداد وعمار ونقلوا ذالک عن جعفر الصادق افتراً باطلا [1] امت کا اجماع باطل پر ممنوع ومحال ہے۔ خصوصاً صحابہ کرام کا اجماع جو انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہیں تو روافض شیعہ اس کا

---

[1] نبراس شرح شرح عقائد

مسلک اہل سنت و جماعت کو واضح فرمایا اور روافض وشیعہ کا ایسا رد کیا جس کا جواب نہیں۔

اب غور طلب امر یہ ہے کہ یہی مولانا پاکستان کی سرزمین میں اہل سنت و جماعت کے نہایت ہی معتمد علیہ اور معتبر آستانے میں دوران تدریس ایسا فتویٰ صادر فرماتے ہیں جو حرف بحرف مسلک اہل سنت کے مطابق ہے اور جب سرزمین برطانیہ میں جلوہ افروز ہوئے اور برطانیہ میں کئی جلسوں میں خود مولانا مفتی موصوف صاحب نے زور دار طریقہ سے افضلیت علی المرتضٰی علیٰ ابی بکر الصدیق بیان کی ہے۔ اب تعارض کی وجہ کیا ہے؟ اور یہ تعارض اُٹھے گا کس طرح اس کی چند ایک صورتیں ہیں اولا یا تو وہ مولانا کی اوائل عمر تھی علم پختہ نہیں تھا علماء اہل سنت و جماعت کی تقلید میں یہ فتویٰ صادر فرمادیا اب چونکہ بوڑھے ہیں اور عالم جب بوڑھا ہوتا ہے اس کا علم جوان ہوتا ہے اور اب پختہ ہوا لہذا اب حقیقت منکشف ہوئی کہ جس طرح میرا علم اوائل عمر میں پختہ نہیں تھا اسی طرح امام علامہ عبدالعزیز پرھاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کا علم بھی پختہ نہیں تھا تبھی تو انہوں نے علماء اہل سنت کی تائید میں افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر صدیق کو رکھا۔ لہذا اب علم جوان ہوا اور انکشاف تام ہوا ہے کہ حضرت علی المرتضٰی افضل البشر ہیں بعد الانبیاء۔ قارئین اگر یہ بات ہو تو پھر یہ ضرور لازم آتا ہے۔ مولانا نے اب اپنے فتویٰ سے رجوع فرمالیا ہے لیکن پوری امت مسلمہ کے اجماع کو کہاں لیجائیں گے اور آئمہ اربعہ کے فتاویٰ کو کہاں لیجائیں گے لہذا اجماع امت اور مزید آئمہ اربعۃ کے فتاویٰ کے مطابق یہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہیں اور رافضی شیعہ گروہ میں داخل ہیں۔

امام علامہ تفتازانی یوں ارقام فرماتے ہیں: وعند الشیعة وجمهور المعتزلة الافضل علی [1] شیعہ اور اکثر معتزلہ کے نزدیک حضرت علی المرتضٰی افضل ہیں۔

امام کمال الدین حنفی المعروف بابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ یوں ارقام فرماتے ہیں: وفی الروافض انمن فضل علیا فهو مبتدع [2] جو حضرت علی المرتضٰی کو اصحاب ثلاثہ پر فضیلت دے بدعتی ہے رافضی ہے اِسی مقام پر فرمایا: وان انکر خلافة الصدیق وعمر الفاروق فقد کفر الصدیق اکبر اور عمر فاروق کی خلافت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

حضرت امام ملا علی قاری حنفی یوں ارقام فرماتے: الشیعة تطلق علی الفرقه الذین یفضلون علیا کرم الله وجهه الکریم ویزعمون انهم من شیعته ای اتباع سیرته [3] شیعہ کا لفظ ان لوگوں پر بولا جاتا ہے جو حضرت علی المرتضٰی کو فضیلت یعنی افضل الکل مانتے ہیں اور گمان کرتے ہیں ہم ان کے گروہ یعنی متبعین میں سے ہیں۔

حضرت امام صدر الشریعہ علامہ امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اعظمی رضوی سنی حنفی برکاتی یوں ارقام فرماتے ہیں عقیدہ بعد از انبیاء و مرسلین خلیفہ برحق اور امام مطلق حضرت سیدنا صدیق اکبر پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی المرتضٰی پھر چھ ماہ کیلئے حضرت امام حسن مجتبٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے ان حضرات کو خلفاء راشدین اور ان کی خلافت کو راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔ [4]

---

[1] شرح مقاصد [2] فتح القدیر شرح ہدایہ [3] شرح الشفاء [4] بہارِ شریعت

اکثر معتزلہ کا مذہب ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت علی المرتضٰی افضل ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت والبرکت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ یوں ارقام فرماتے ہیں: الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھو مبتدع ولو انکر خلافۃ الصدیق رضی اللہ عنہ فھو کافر خزانۃ المفتین (بحوالہ فتاویٰ رضویہ نیا جلد ۱۴) رافضی اگر علی المرتضٰی کو غیر پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے اور اگر خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔

دوسرے مقام پر یوں ارقام فرماتے ہیں: الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر مجمع الانھر ملتقی الابحر (بحوالہ فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۱۴) رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہے تو بدعتی ہے اور اگر خلافت صدیق اکبر کا منکر ہے تو کافر ہے۔ تیسرے مقام میں یوں ارقام فرماتے ہیں: الرافضی ان کان یسب الشیخین ویلعنھما (والعیاذ باللہ تعالیٰ) فھو کافر و ان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم علیھما فھو مبتدع (فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۱۴) رافضی اگر سب وشتم کرتا ہے شیخین (حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو اللہ تعالیٰ کی پناہ اس کفر سے) تو وہ کافر ہے اور اگر صرف حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو افضل مانتا ہے ان دونوں بزرگوں سے تو وہ بدعتی ہے۔

ان عبارات سے بات واضح ہوگئی کہ رفض کلی مشکک ہے کہ اِس کے افراد میں شدت وضعف پایا جاتا ہے۔ رافضی کا وہ فرد جس پر اضعف طور پر سچا آتا ہے وہ تفضیلیہ ہے۔ اس کے بعد شدت وقوت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور اس کے کئی افراد

ہیں۔اُن میں سے ساب، شاتم شیخین بھی ہے جو کافر ہے۔

قارئین یہ تو ثابت ہو گیا کہ تفضیلیہ رافضی ہے اس پر شیعہ کا بھی اطلاق آتا ہے۔ چونکہ شیعہ اور رافضی مترادف ہیں اور تفضیلیہ اُن کا فرد ہے اور ہر کلی اپنے افراد پر محمول ہوتی ہے جیسے الانسان حیوان، وزید انسان ایسے ہی یوں کہا جائے گا التفضیلۃ رافضی وشیعۃ۔ لہذا جو شخص حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیگا وہ رافضی ہے شیعہ ہے اور رافضی، شیعہ اور اہل سنت کے درمیان تباین کلی ہے۔ چونکہ رافضی شیعہ ان ۷۲ ناری فرقوں میں سے ہے۔ جو حدیث میں بیان ہوئے ہیں اور اہل سنت و جماعت ناجی اور جنتی گروہ ہے لہذا ہم یہ ضرور کہیں گے اہل سنت و جماعت خواص وعوام الناس تمام ہوشیار رہیں خصوصاً برطانیہ میں جہاں ہر شئے آزاد ہے۔ اپنی صفوں میں ایسے لوگوں کو پہچانے جو تفضیلیت کی صورت میں رافضیت اور شیعیت پھیلا رہے ہیں جو تقریروں میں جلسے اور جلوسوں میں یہ کہتے ہیں کہ تحقیق یہ ہے کہ حضرت علی المرتضٰی حضرت صدیق اکبر سے افضل ہیں بلکہ تمام اہل بیت کو افضل قرار دیتے ہیں ایسے لوگ سنی نہیں نہ اہل سنت کے مقتدی و پیشوا ہو سکتے ہیں اگر ایسی تقریریں سنانے کی کوشش کی جائے تو انہیں یہ آیت پڑھ کر سنادی جائے وامتازو الیوم ایھا المجرمون۔ اے مجرمو اہل سنت سے جدا ہو جاؤ یا پھر صحیح معنوں میں اندرو باہر ظاہر و باطن سے اہل سنت بن کر رہو۔

؎ دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم انا رواہ الحافظ ابو سعید السمان کما فی فصل الخطاب [1] حضرت علی المرتضٰی فرماتے ہیں اس امت میں حضرت ابوبکر صدیق کے بعد حضرت عمر فاروق افضل ہیں پھر عثمان ذوالنورین پھر میں (یعنی علی المرتضٰی) اس مضمون کی احادیث تو بہت ہیں۔

لہذا وحی نے بیان فرمادیا کہ کثرت ثواب حضرت عثمان غنی میں ہے لہذا یہ افضل ہوئے حضرت علی المرتضٰی مفضول ہوئے۔

لہذا توقف کی وجہ نہ رہی لہذا توقف ہی نہ رہا یہ احتمال کہ افضلیت کا معنی فضائل کی کثرت ہو یہ پہلے بھی واضح کر چکے ہیں اس کا معنی کثرت فضائل نہیں ورنہ کئی خرابیاں لازم آئیں گی۔ کیونکہ لازم آئے گا غیر نبی نبی سے افضل ہو جائے جو کہ محال ہے غیر صحابی صحابی سے افضل ہو جائے جو باطل ہے۔

افضلیت شیخین پر اجماع قطعی ہے کہ ظنی؟

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ یوں ارقام فرماتے ہیں: افضلیت حضرات شیخین باجماع صحابہ وتابعین ثابت شدہ است چنانچہ نقل کردہ اند آنرا اکابر آئمہ کہ یکے از ایشاں امام شافعی ست شیخ ابوالحسن اشعری کہ رئیس اھل سنت است فرماید کہ افضلیت شیخین بر باقی امت قطعی ست انکار نکند افضلیت شیخین را بر باقی صحابہ مگر یا حضرت امیر کرم اللہ وجہہ بفرماید کہ کسیکہ مرا بر ابی بکر وعمر فضل بدہد مفتری ست تازیانہ زنم چنانکہ مفتری زنند۔ [2]

افضلیت شیخین پر صحابہ کرام اور تابعین سے اجماع ثابت ہے جیسا کہ اکابر

---

[1] نبراس [2] مکتوبات شریف جلد ۲

آئمہ نے نقل فرمایا ان میں امام شافعی ہیں۔ شیخ ابوالحسن اشعری جو اہل سنت کے رئیس ہیں فرماتے ہیں کہ شیخین کی افضلیت باقی تمام امت پر قطعی ہے۔ باقی صحابہ کرام پر شیخین کی افضلیت کا انکار صرف جاہل یا متعصب ہی کر سکتا ہے حضرت علی المرتضیٰ خود فرماتے ہیں جو مجھے حضرات شیخین پر فضیلت دیگا وہ مفتری ہے میں اسے وہ حد ماروں گا جو مفتری کو ماری جاتی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جمہور و غیر جمہور کی بات نہیں جو ان بزرگوں کی افضلیت کا منکر ہے وہ یا تو جاہل ہے حقیقت امر سے یا پھر متعصب ہے اور دونوں کا اعتبار نہیں لہذا آج بھی ان دو بزرگوں پر جو شخص حضرت علی المرتضیٰ یا اہل بیت کو افضل بتائے وہ یا جاہل ہے یا متعصب ہے۔ لہذا اعوام الناس اور درمیانہ طبقہ کے علماء کیلئے فیصلہ دینا آسان ہو گیا۔ اُسے کہا جائے تو جاہل ہے یا متعصب ہے۔ امام عبدالوھاب الشعرانی یوں ارقام فرماتے ہیں: ان افضل الاولیاء المحمدیین بعد الانبیاء والمرسلین ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنھم اجمعین. وھذا الترتیب بین ھولاء الاربعة الخلفاء قطعی عند الشیخ ابی الحسن الاسعری ظنی عندالقاضی ابی بکر الباقلانی۔[1]

انبیاء و مرسلین کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے اولیاء کرام میں سب سے افضل ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں خلفاء اربعہ کے درمیان یہ ترتیب شیخ ابوالحسن اشعری کے نزدیک قطعی ہے۔ قاضی ابوبکر باقلانی کے نزدیک ظنی ہے۔

---

[1] الیواقیت والجواہر

امام ابن حجر عسقلانی یوں ارقام فرماتے ہیں: اذا تقرر ذالک فالمقطوع بہٖ بین اھل السنة والجماعة الفضلیة ابی بکر ثم عمر ثم اختلفوا فیمن بعدھما فالجمھور علی تقدیم عثمان[1] جب ترتیب افضلیت علی ترتیب الخلافۃ پر اہل سنت کا اجماع ثابت ہے تو شیخین کی افضلیت پر تو اجماع قطعی ہے باقی دو بزرگوں میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک حضرت عثمان غنی افضل ہیں۔

امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ علیہ یوں ارقام فرماتے ہیں: ثم الذی مال الیہ ابو الحسن ان الاشعری امام اھل السنة ان تفضیل ابی بکر علی من بعدہ قطعی و خالفہ القاضی ابوبکر باقلانی فقال انہ ظنی[2] حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یوں ارقام فرماتے ہیں: اکنوں سخن درآں ماند کہ مسئلہ ترتیب افضلیت یقینی است کہ برھان قاطع برآں گذشتہ چنانچہ ترتیب خلافت یا ظنی است کہ دلیل آں اما امارات وقرائن است کہ رجحان واولویت رساند بعضے برآنند کہ قطعی است ومختار نزد اکثر محققین آنست کہ ظنی است۔[3]

اب رہا مسئلہ یہ کہ جس طرح ترتیب خلافت کا ثبوت قطعی یقینی دلیل سے ہے اسی طرح افضلیت کی ترتیب بھی ہے یا اس طرح نہیں تو اکثر محققین کے نزدیک مسئلہ افضلیت ظنی ہے اور بعض کے نزدیک قطعی ہے۔

وہ علماء کرام جن کے نزدیک مسئلہ افضلیت قطعی ہے ان میں امام ابوالحسن اشعری، امام شافعی، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علامہ شاہ عبدالعزیز محدث

---

[1] فتح الباری شرح صحیح البخاری [2] صوعق [3] تکمیل الایمان

دہلوی۔ حضرت امام ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے منکر افضلیت کو اسی کوڑوں کی سزا کا مستحق قرار دیا اور حدیں قطعیات میں ماری جاتی ہیں نہ کہ ظنیات میں۔ حوالہ کیلئے ہم کتب ذکر کر چکے ہیں۔ مکتوبات، صواعق محرقہ، الیوقیت والجواھر۔ شرح فقہ اکبر اور السرا الجلیل للمحدث دہلوی۔ باقی جمہور علماء کے نزدیک مسئلہ افضلیت ظنی ہے۔ یہاں دو اعتراض وارد ہوتے اولا یہ کہ اجماع صحابہ و تابعین افضلیت شیخین پر منعقد ہے تو پھر یہ مسئلہ قطعی ہونا چاہیے تھا کیونکہ اجماع امت قطعیت کا فائدہ دیتا ہے تو پھر جمہور قطعیت کا انکار کیوں کرتے ہیں۔

جواب اس کا یہ ہے کہ اجماع قطعیت کے مرتبہ سے نیچے اتر آیا ہے شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یوں ارقام فرماتے ہیں: مختار هم آں است حکم بظنیت آں درست نباشد چہ اجماع از دلائل قطعیہ است جوابش آں است کہ در علم اصول فقہ متردد و مبرھن شدہ است کہ اجماع دلیل قطعی است ولیکن نہ بجمیع انواع واقسامش بلکہ قطعی آں است کہ در آنجا خلاف اصلا نبود و آنکہ در وے خلافے بود اگر چہ شاذ و نادر باشد ظنی بود و از قطعیت برآید ہر چند آں خلاف بجہت شذوذ وندرتش معتمد بہ نہ بود و مانع از انعقاد اجماع نباشد ولیکن در انحطاط درجہ وے از مرتبہ قطعیۃ بے تاثیرے نبود بآنکہ اجماع کہ در ینجا است برہمیں افضلیت ظنی است[1] خلاصۂ عبارت یہ ہے اعتراض یہ ہوا کہ اجماع دلائل قاطعہ میں سے ہے تو پھر افضلیت ظنیہ نہیں قطعیہ ہونی چاہیے جواب یہ ہے کہ اصول فقہ میں اپنی جگہ یہ ثابت اور مبرھن ہے کہ اجماع

---

1. تکمیل الایمان

دلیل قطعی تو ہے لیکن بجمیع انواع واقسام نہیں بلکہ قطعی وہ اجماع ہے جس میں اختلاف بالکل نہ ہو۔ لیکن جس میں اختلاف ہو خواہ روایت شاذ ونادرہ سے ہی کیوں نہ ہو وہ مفید ظن ہوتا ہے یہ اختلاف اتنا اثر ضرور کرتا ہے کہ درجہ قطعیت سے اتار کر درجہ ظنیت میں لے آتا ہے۔ لہذا یہاں جس افضلیت پر اجماع ہے وہ ظنیہ ہے۔

یہ پہلے سوال کا جواب کہ جمہور افضلیت ظنیہ کے قائل کیوں؟

ثانیا وہ علماء جو اجماع کی قطعیت کے قائل ہیں کہ افضلیت قطعی ہے تو افضلیت ابی بکر صدیق کے منکر کے کفر کے قائل کیوں نہیں خود امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہے کہ افضلیت کے منکر کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

جواب یہ ہے کہ تفضیل شیخین کا مسئلہ صدر اول میں اگر چہ اجماعی ہے لیکن اختلافی صورت بھی تھی اگر چہ وہ روایت شاذ ونادر ہے۔ اور تفضیل شیخین کے کچھ دلائل تاویل وتخصیص کا بھی احتمال رکھتے تھے۔ لیکن بالآخر حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسئلہ تفضیل کی بہت تشہیر وتاکید فرمائی گئی حتی کہ دلائل سے تعارض اٹھ گیا اور تفضیل شیخین کی جانب راجح قرار پائی۔

افضلیت شیخین کا مسئلہ اجلہ واکابر صحابہ کرام نے روایت فرمایا اور مجالس مختلفہ میں نبی اکرم ﷺ سے سماعت فرمایا اور متعدد محدثین دار قطنی وغیرہ نے حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایات صحیحہ لائے ہیں۔

آپ نے فرمایا: لایفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الاجلدتہ حد المفتری جو شخص مجھے حضرت ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیگا میں اُسے مفتری کی حد ماروں گا۔ علماء اکابر نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ الفاظ بطریق کمال

دلالت کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ افضلیت قطعی ہے کیونکہ افضلیت کا منکر صرف گمراہ اور اہل سنت سے خارج ہی نہیں بلکہ سزا اور حد کا مستحق ہے اور حد والی سزا قطعیت کے خلاف پر لگائی جاتی ہے۔

دوسری یہ بات ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک مسئلہ اصل کے اعتبار سے قطعی ہوتا ہے مگر کیفیت کے اعتبار سے ظنی ہو جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی صفات سبعہ کا ثبوت قطعی ہے لیکن یہ بات کہ وہ ذات پر زائد ہیں۔ عین یا لا عین ولا غیر ہیں۔ اس تعین میں یہ مسئلہ ظنیہ ہے یوں ہی اصل افضلیت شیخین قطعی ہے۔ مگر نزاع اس کیفیت میں ہے کہ تفضیل کس چیز میں ہے۔ کثرت ثواب، نفع اعظم فی الاسلام یا کسی دوسری چیز میں یہ ظنی ہے اس میں قطع و یقین کسی طرف نہیں ہے۔ لہٰذا یہ مسئلہ باعتبار اصل کے قطعی اور باعتبار تعین کیفیت کے ظنی، حاصل جواب یہ ہوا کہ یہ اجماع سکوتی ہے نصی نہیں اور اصول فقہ میں اس بات کی تصریح ہے صحابہ کرام کے اجماع نصی کا منکر کافر ہے سکوتی کا منکر کافر نہیں۔

جیسا کہ خلافت ابی بکر صدیق پر اجماع نصی ہے سب صحابہ نے قولاً و عملاً اجماع کیا ہے۔ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق ہیں لہٰذا خلافت صدیق اکبر کی حقانیت کا منکر کافر ہے۔

منصف مزاج شیعہ افضلیت صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے قائل ہیں۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرھندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ارقام فرماتے ہیں وعبدالرزاق کہ از اکابر شیعہ است نیز بموجب ایں نقل حکم

اِسی کو یوں بیان فرمایا گیا: الحب فی اللہ و البغض فی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی محبت کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بغض وعداوت کی جائے۔

لہذا خلاصہ یہ ہوا کہ محبت اور پھر اسکا اظہار اُسی ترتیب سے ضروری ہے جس ترتیب پر خلافت وافضلیت واقع ہے۔

ابن عبدالبر کا اعتراض:

اُس سے پہلے ایک تمہیدی مقدمہ ہے وہ یہ بخاری شریف میں باب افضلیت صدیق اکبر میں سب سے پہلے امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث درج فرمائی: عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنا نخیّر بین الناس فی زمن النبی ﷺ نخیّر ابابکر ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما۔ پہلے ہم اس حدیث کوذکر کر چکے ہیں۔ اس حدیث پر علامہ ابن عبدالبر کا اعتراض ہے کہ اس حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا ذکر نہیں۔ اور اہل سنت کا اجماع ہے کہ اصحاب ثلاثہ کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سب سے افضل ہیں۔ اعتراض کا خلاصہ یہ ہوا کہ یہ حدیث اجماع امت کے خلاف ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ اجماع امت کے خلاف حدیث درجہ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے اگرچہ صحیح ہی ہو لہذا یہ حدیث غلط ہے۔ اس کا جواب امام ابن حجر عسقلانی نے چندوجوہ سے دیا اور اعتراض کو ھباء منثورا کر دیا ہے۔ اعتراض کی مدار اس پر تھی کہ اس حدیث میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کا ذکر نہیں اُن کے ذکر سے سکوت ہے۔ لہذا یہ حدیث اجماع کے خلاف قرار پائی۔

اسلاف نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ان کے مراتب اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُسی ترتیب پر ہیں جس ترتیب پر خلافت واقع ہے۔

لہٰذا ان حرکتوں سے واضح ہوتا ہے کہ مولوی برخوردار ملتانی میں رفض پایا جاتا تھا لہٰذا مولوی برخوردار ملتانی کی عبارات کا سہارا لینا اہل سنت کے نزدیک معتبر نہیں جو لوگ یہ عبارتیں پڑھ کر سناتے ہیں یا قلت فہم کا شکار ہیں یا مذموم عزائم رکھتے ہیں ان عبارتوں کے سہارے علماء اہل سنت (جو یہ عبارتیں سمجھنے سے قاصر ہیں) کو مرعوب کر کے رافضیت پھیلانا چاہتے ہیں اور اس میں وہ لوگ کامیاب ہیں کیونکہ ان کا سامنا کرنے سے اکثر علما اہل سنت کتراتے ہیں الا یہ تائید ایزدی سے مؤید علماء ربانی برطانیہ میں ان لوگوں کو للکارتے ہیں اور اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ہم علماء اہل سنت سے گذارش کریں گے کہ اپنے فرائض منصبی کو سمجھتے ہوئے ایسے لوگوں کو کانفرنسوں، جلوسوں اور جلسوں میں اہل سنت کے مسلک کے خلاف تقریر کرنے سے روکیں اور بغیر کسی مصلحت کا شکار ہوئے اعلاء کلمۃ الحق کر کے افضل مجاہد بنیں۔

افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نگاہ رسول اللہ ﷺ میں:

امام علامہ عمدۃ المتکلمین عبدالعزیز پرہاروی رحمہ الباری فرماتے ہیں:

انکر الشیعۃ و فضلوا علیہ علیا[1] شیعہ نے افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انکار کیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر نص فرمائی

[1] مرام الکلام فی عقائد الاسلام

تساوی کہ جو افراد افضل کے ہیں وہی افراد خیر کے ہیں اوران دونوں کلیوں کا مصداق ایک ذات ابوبکر صدیق کی ہے اور یہ الفاظ مترادفہ ہیں دونوں کا معنی ایک ہے اور وہ ہے کثرت ثواب جیسا کہ لیلۃ القدر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شھر . لیلۃ القدر ہزار ماہ سے بہتر (افضل) ہے معنی ہزار ماہ کی عبادت کے ثواب سے اس رات کی عبادت کا ثواب زیادہ ہے (یعنی اس میں کثرت ثواب ہے)

ثانیاً جسطرح خیر کا لفظ احادیث مبارکہ میں حضرت ابوبکر صدیق پر محمول ہوا ہے اسی طرح لفظ افضل بھی حضرت ابوبکر صدیق پر محمول ہوا ہے۔

جیسا کہ امام عبدالعزیز پر ہاروی رحمہ الباری مرام الکلام فی عقائد الاسلام میں ارقام فرماتے ہیں

صحابہ کرام اورسلف صالحین کا اجماع ہے افضلیت و خیریت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے۔

فعن ابن عمر اجتماع المهاجرون والانصار علی ان خیر هذہ الامة بعدالنبی صلی الله علیه وسلم ابوبکر عمر عثمان رواخشمیته بن سعد مہاجرین وانصار صحابہ کا اتفاق ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس امت میں سب سے بہتر (افضل) ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنه کنا نقول و رسول الله صلی الله علیه وسلم فینا افضل الامته بعده ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رواه ابو داؤد واخرج البخاری نحوه وزاد الترمذی والطبرانی فیبلغ ذالک رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا ینکره اور حضرت عبداللہ ابن عمر سے ہی مروی

اجماع کی قطعیت وظنیت:

افضلیت میں اجماع امت کی قطعیت وظنیت میں امام عبدالعزیز پر ہاروی کی تحقیق وترجیح۔

امام عبدالعزیز پرہاروی رحمتہ الباری (جن کے متعلق عمدۃ المتکلمین رئیس المناظرین جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے ان کے حالات میں نبراس کے مقدمہ میں تحریر فرمایا کہ) یہ ۲۷۰ علوم میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔آپ مرام الکلام فی عقائد الاسلام میں ارقام فرماتے ہیں:افضلیت الصدیق قطعیة عندالشیخ ابی الحسن الاشعری و ظنیة عند القاضی الباقلانی وامام الحرمین و من نظر فی الاحادیث البالغة مبلغ التواتر و اجماع السلف عرف ان الحق مع الاشعری کیف لاوھوا مام اھل السنة المجاھد فی تحقیق المسائل واسبق زمانا من مخالفیه فھوا عرف بحقیقة الاحادیث والاجماع وما بعصده ان مالگاسئل ای الناس افضل بعد نبیھم فقال ابوبکر ثم عمر ثم قال اوفی ذالک شک حکاه عبدالله المازری مرام الکلام فی عقائد الاسلام افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسئلہ امام اہل سنت ابوالحسن اشعری کے نزدیک قطعی ہے قاضی باقلانی اور امام الحرمین کے نزدیک ظنی ہے جس شخص نے احادیث متواتر اور اجماع سلف میں غور کیا اُسے معلوم ہو گیا کہ حق امام اشعری کے ساتھ ہے کیوں نہ ہو حال یہ ہے کہ امام اشعری امام اہل سنت اور تحقیق مسائل میں مجاہد

ہیں اپنے مخالفین میں سے زمانا اسبق ہیں حد تواتر کو پہنچنے والی احادیث اور اجماع سلف کی حقیقت کو بہتر جانتے ہیں۔اس مسئلہ کی قطعیت کو مزید یہ چیز بھی تقویت دیتی ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد لوگوں میں سے افضل کون ہے آپنے فرمایا ابوبکر پھر عمر پھر فرمایا امام مالک نے (استفہام، انکاری کے طور پر) کیا اس میں شک ہے؟ ہم پہلے اس مسئلہ کی قطعیت اور ظنیت کو ذکر کر چکے ہیں.

محدث ابن عبدالبر کا رد بلیغ امام عبدالعزیز پر ہاروی کی نظر میں:

امام عبدالعزیز پر ہاروی مرام الکلام فی عقائد الاسلام میں ارقام فرماتے ہیں: قد ذكرنا فيه كفاية للعاقل المنصف المهتدى فان نقل عن احد من علماء السنته ما يخالف هذا فهو مردود على الناقل فلا تلتفتن الى اقاويل موسوعة حادثة بعد انعقاد الاجماع حكاها بعضهم .ہم نے جو دلائل ذکر کیے ہیں عاقل منصف ہدایت یافتہ کے لئے کافی ہے اگر علماء اہل سنت میں سے کوئی ایسی روایت نقل کرے جو اس اجماع کے خلاف ہو تو وہ ناقل پر رد کردی جائے گی ایسے اقوال جو وسوسہ کیئے ہوئے اور اجماع امت کے بعد پیدا ہونے والے ہیں ان کی طرف ہرگز توجہ نہ کی جائے۔

یہ ایسے اقوال موسوسہ ہیں جسکو بعض علماء نے حکایت کیا ہے۔

تبصرہ: امام عبدالعزیز پر ہاروی رحمہ الباری نے بالکل واضح فرمادیا کہ احادیث مبارکہ اقوال صحابہ واھل بیت اور اجماع امت کے بعد احقاق حق کے لیئے مزید دلائل کی ضرورت نہیں جو ان کا انکار کریگا وہ ازلی بدبخت ضال ومضل ہے.وہ انصاف سے ہٹا ہوا مجادل اور ھم قوم لا یعقلون میں داخل ہے لہذا اسکے خلاف اقوال پیش

کرنے والا حق سے بہت دور ہے اور جو جو اقوال پیش کریگا اسکے منہ پر مار دیئے جائیں گے۔اجماع امت اور براھین کے آگے ان کا کوئی اعتبار نہیں۔

اقاویل موسوسہ حادثہ بعد انعقاد الا جماع:

امام عبدالعزیز پرھاروی اب وہ اقاویل باطلہ ذکر کرتے ہیں مرام الکلام میں ارقام فرماتے ہیں منھا قول ابن عبدالبر ان السلف اختلفوا فی تفضیل ابی بکر و علی وان سلمان و اباذر والمقداد والخباب جابرا وابا سعید الخدری و زیدبن ارقم فضلوا علیا علی غیرہٖ وقالوا ھوا ول من اسلم .ان اقاویل باطلہ میں ابن عبدالبر کا قول ہے وہ یہ کہ سلف نے اختلاف کیا ہے ابوبکر صدیق اور علی المرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی افضلیت میں اور حضرت سلمان فارسی ابوذر۔مقداد خباب، جابر، ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنھم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ان کے غیر پر فضیلت دیتے تھے۔اور وہ صحابہ کرام کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے.

اب امام عبدالعزیز اس قول کا کئی وجوہ سے رد کرتے ہیں۔فرماتے ہیں:

وھذا مما تفرد بہ ابن عبدالبر و لو سلم فلعل التفضیل بوجہ آخر غیر کثرۃ الثواب ولعلہ اسبق الی السلام اوارادو اماعد الشیخین لوضوح الادلۃ علی افضلیتھماو یدل علیہ قول ابن عبدالبر علی ما یفھم من کلام ان الاجماع استقر علی تفضیلتھما علی اختنین ۔پہلے قول باطل کے رد کی اولاً وجہ یہ ہے ابن عبدالبر قول میں متفرد ہے اُمت میں سے کوئی عالم اسکا قائل نہیں۔

(یہ اجماع کے مقابلہ میں مردود ہے) ثانیاً اگر اس روایت کو صحیح تسلیم کرلیا جائے تو پھر یہ تفضیلیت بمعنیٰ کثرت ثواب نہیں بلکہ اور وجہ سے (مثلاً نسب وغیرہ) لہذا ہم اھل سنت کو کوئی مضر نہیں.

ثالثاً اس تفضیلیت کی وجہ سبقت الی الاسلام ہے.(لہذا ہمیں مضر نہیں کیونکہ سبقت الی الاسلام افضلیت مطلقہ کی دلیل نہیں)

رابعاً صحابہ کرام کے قول کا مطلب ہے کہ شیخین کو مستثنیٰ کر کے باقیوں پر فضیلت ہے ان کے نزدیک کیونکہ شیخین کی افضلیت پر بڑے واضح دلائل ہیں۔

خامساً محدث ابن عبدالبر کا اپنا قول حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کی تردید کرتا ہے کیونکہ خود ابن عبدالبر کی کلام ہے.

ان الاجماع استقر علی تفضیلهما علی اختین کہ اجماع ثابت ہے اس پر کہ شیخین (حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ختنین (حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل ہیں.قارئین ابن عبدالبر کا اقرار افضلیت شیخین کا ہم فتح الباری شرح بخاری کے حوالہ سے ذکر کر چکے ہیں۔ فتذکر۔

قارئین آپ غور فرمائیں کہ امام عبدالعزیز پرہاروی نے ابن عبدالبر کا کیسا رد بلیغ کیا اب سوائے معاند کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی کوئی اھل علم ابن عبدالبر کی روایت بیان کر کے اہل سنت و جماعت کے جلسوں میں تقریر دل پذیر کرتا ہے کیونکہ یہ سراسر گمراہی وضلالت ہے۔العیاذ باللہ تعالیٰ

دوسرا قول باطل:

امام عبدالعزیز پرہاروی نقل فرماتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں و منها ان الاجماع على الافضيلة الظنى ظنى. بعض لوگ کہتے ہیں افضلیت شیخین ظنی چیز ہے لہذا یہ اجماع ظنی چیز پر ہوا اسکا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں: و هو من سوء الظن بالسلف بل اجمع الصحابة عليها بالاحاديث التى سمعوها من النبى صلى الله عليه وسلم فاين الظن . یہ سلف صالحین کے ساتھ سوء ظن ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ) بلکہ صحابہ کرام افضلیت شیخین پر ان احادیث مبارکہ کی بنا پر اجماع کیا ہے جو انہوں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پاک سے سنی ہیں.(جو چیز صحابی برائے راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا ہے وہ اسکے لئے قرآن کی طرح قطعی یقینی ہے اسکا انکار کفر ہے) لہذا افضلیت قطعیہ ہوئی اور اجماع قطعی پر ہوا نہ کہ ظنی پر ہوا.

تیسرا قول باطل:

ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں: و منها ماحكاه اخطابى عن بعض مشائخه قال ابوبكر خير و على افضل اقوال موسوسه میں ایک وہ ہے جسکو خطابی نے اپنے بعض مشائخ سے حکایت کیا ہے وہ قول یہ ہے ابوبکر صدیق خیر ہیں اور علی المرتضے افضل ہیں۔

اسکا رد کرتے ہوئے امام عبدالعزیز ارقام فرماتے ہیں وهذا تناقض یہ تناقض ہے۔(کیونکہ جو خیر ہے وہی افضل ہے اور جو افضل ہے وہی خیر ہے کیونکہ ان

چشت اہل بہشت کی مسلمہ شخصیت اور چشتیت کے منتی جامع شریعت وطریقت حضرت سید السادات سید میر عبدالواحد بالگرامی رحمہ اللہ علیہ یوں ارقام فرماتے ہیں واجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعداز انبیاء ابوبکر صدیق است وبعداز وے عمر فاروق است وبعداز وے عثمان ذوالنورین است وبعداز وے علی المرتضیٰ است رضی اللہ تعالیٰ عنہم فضل ختنین از فضل شیخین کمتر است بے نقصان و بے قصور اجماع اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر علماء امت بریں عقیدہ واقع شدہ است کسے کہ امیر المؤمنین علی را خلیفہ نداند از خوارج است وکسیکہ اُورا بر امیر المؤمنین ابوبکر وعمر تفضیل کند او از روافض است [1]

اس پر اجماع ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ابوبکر صدیق افضل ہیں۔ پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ختنین کا مرتبہ شیخین سے کم ہے مگر ان کا اپنا مرتبہ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے اس میں کوئی کمی ونقصان نہیں۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور تمام علماء امت کا اس ترتیب کا عقیدہ ہے جو شخص حضرت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت وعظمت کا انکار کرتا ہے وہ خارجی ہے اور جو حضرت علی المرتضیٰ کو ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم پر فضیلت دے وہ رافضی ہے۔ (یہ خارجی اور رافضی دونوں اہل سنت سے خارج ہیں۔)

امام عضد الملۃ والدین عقائد کی معتبر شرح مواقف میں یوں ارقام فرماتے ہیں المقصد وامام علامہ میر سید سند شریف جرجانی رئیس المتکلمین الخامس فی افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

[1] سبع سنابل شریف

واعلیٰ واکرم امت ہیں۔عزیز اسی ارشاد کا اثر ہے کہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نعش اقدس پر فرمایا میں ان سے زیادہ کسی کی نسبت یہ نہیں چاہتا کہ اُس کے سے عمل کر کے خدا سے ملوں پھر جب جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کے جنازہ پر بھی ایسا ہی کلمہ کہا۔سبحان اللہ جل جلالہٗ نے کیا خوب دُعا قبول فرمائی۔شیخین کی وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَاماً. ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا کردے کہ انہیں تمام امت کا امام بنایا اور صحابہ جیسے متقین کو ان کی تقلید کا حکم فرمایا:
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم۔(انتہی کلام الاعلیٰ حضرت)

قارئین ملاحظہ فرمایا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے کس قدر مسئلہ افضلیت کو آیت کریمہ کی روشنی میں بے غبار فرمایا۔

اب ایک حدیث مبارکہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں جو اعلیٰ حضرت نے ہی مطلع القمرین میں درج فرمائی ہے۔عبد بن حمید اپنی مسند اور ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری صحیح مستدرک اور حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں اور حافظ محمود بن نجار بہ چند طرق اسناد سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
ماطلعت الشمس ولاغربت علی احد افضل من ابی بکر الاانیکون نبـــی ۔نہ طلوع کیا آفتاب نے اور نہ غروب کیا کسی شخص پر جو ابو بکر سے افضل ہو۔ سوائے نبی کے۔

فائدہ یہاں دو امر قابل لحاظ:

جو اِس حدیث اور اس کے ماورا میں اکثر بکار آمد ہونگے اُور بلغا کا قاعدہ